شذرات:

حاکم، حکومت اور سیاست دان:

پاکستان جب سے قائم ہوا ہے تب سے آج تک حکومت ایسے لوگوں کے پاس رہی ہے جو بنیادی طور پر یورپین نظام ریاست کو انسانیت کی معراج یقین کرتے ہیں اور یورپین کلچر ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، کفار و مشرکین ان کے آئیڈل ہیں ،کفار و مشرکین کے انداز کی "مذھبیت" ان کا پسندیدہ "مذہب" ہے یہود و نصاریٰ کا فلسفۂ زمان و مکان اور لاجک پاکستان کے ارکان حکومت کا نظریہ، فلسفہ، اور ارتقائی عقیدے کی سیڑھی! اس بدقسمت ملک کے باسی ان کی حقیقی خبیثانہ شخصیت سے نا آشنا اور ان کے پبلک جلسوں کے روپ بہروپ سے سحرزدہ اوران کے اخباری بیانات، ریڈیائی تقریروں اور ٹی وی تھیٹر سے مرعوب ہیں ۔ یہ بد باطن حکمران دینی تعلیمات سے یکسر نا آشنا، بلکہ دین سے ہی محروم ہیں ان کا مزاج کافرانہ ہے پاکستانی اخبارات کی فائلیں اٹھا کر دیکھ لیں ہر دور کے فرنگی پرست حکمران نے دینی لباس، دینی شعار، دینی وضع قطع، دین کے محکمات اور عقائد پر ہمیشہ ہزلیاتی گفتگو کی، تنقید کی، مولوی کے حوالے سے دینی مسائل پر "آزادانہ" بحث کا دروازہ کھولا، دینی مسائل کا استہزاء کیا، دینی احکام کی بعد اڑائی، اور ان لوگوں کی سرپرستی کی جنھوں نے اے کے بروہی، افضل حیدر، جاوید اقبال اور اقبال حیدر جیسا ملحدانہ کردار ادا کیا۔ بے نظیر زرداری صاحبہ وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر ماضی و حال کے اسی زندقہ کے امریکی معاہد کے بل بوتے پر براجی ہیں اور ان کا یہ اقتدار ملک کے سول اور فوجی بیورو کریٹس کا مرغوب اقتدار ہے اس اقتدار میں وہ تمام عقائد متنازعہ بنائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے ایمان ویقین کی بنیاد ہیں جن کے بغیر کسی کے مسلمان ہونے کا تصور ہی ممکن نہیں ۔ ناموسِ رسالت ایسا نازک اور ہمہ گیر موضوع ہے کہ سارا دین اس عنوان کے ماتحت ہے مثلاً شرعی سزائیں، قصاص و دیت اور دیگر دینی مسلمات پر بحث و تمحیص اور انہیں متنازع مسائل بنانا یہ سب سے بڑی توہینِ رسول ﷺ ہے، جب پانچ برس ان موضوعات پر ملحدینِ پاکستان بکواس کرتے رہے اور سیاسی علماء ان ملحدین کے حلیف بنے رہے اور ٹس سے مس نہ ہوئے تو ان زندیقوں کے حوصلے بڑھے اور اب ناموسِ رسالت ﷺ کی باری آگئی، علماء دین اور خانقاہوں کے مجاوروں کا یہ آخری ٹیسٹ ہے یہ ضرب اگر ہم سہہ جائیں تو جمہوریت مکمل ہو جاتی ہے اور جمہوریت کا سنہرا دور بے نظیر کا دور حکومت کہلائے گا یورپ اور امریکہ کے کافر و مشرک حکمران اسے اشیر واد دیں گے کہ پاکستان اسلامی پاکستان نہیں بلکہ لبرل پاکستان ہے اور زندہ باد لبرل پاکستان زندہ باد۔ لیکن پاکستانی زندیقوں اور امریکن مشرکوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ابھی مسلمانوں کی راکھ میں ایسی چنگاری سلگ رہی ہے جو کسی وقت بھی شعلۂ جوالہ بن سکتی ہے جسکا کچھ نمونہ جہلاء پی پی پی نے دیکھ لیا مزید شوق ہو تو "ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو"۔ عوام و خواص نے جس لعنت و نفرین کا اظہار کیا ہے وہ جمہوریت کے ناہموار فرزندوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے بے نظیر صاحبہ جمہوریت کی جس گاڑی کی ڈرائیور ہیں اس میں بیسیوں چالیں ہیں اور عین ممکن ہے کہ کسی اور چال کے ذریعہ مرزائیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور راجپالیوں کو راضی کرنے اور ان کی سیاسی ومالی قوت سے فائدہ اٹھانے کے لئے "جمہوری قدم" اٹھایا جائے جیسا کہ اقبال حیدر کی چال بازیوں اور بے نظیر کی سرپرستی سے عیاں ہے پھر اس کے نتیجہ میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جمہوریت کی اس گندی گاڑی کا ایسا خوف ناک ایکسیڈنٹ ہو جائے کہ اس میں سوار لوگ شاید جانبر بھی نہ ہو سکیں!

دہشت گردی یا غنڈہ گردی:

ہماری حکمران ٹیمیں انگریزی مزاج و افتاد رکھتی ہیں لڑاؤ اور حکومت کرو ان کے ضمیر و خمیر میں ہے آج کے دور کا جاگیر دار